زبان کوئی مضمون نہیں — یہ ایک صلاحیت ہے

انگریزی پڑھانے کے ہمارے انداز پر ایک نظرِ ثانی

ہم اکثر انگریزی کو ایک اعلیٰ درجے کا تعلیمی مضمون، ذہانت کا معیار، یا کامیابی کا پاسپورٹ سمجھتے ہیں۔ لیکن اصل میں، **زبان کوئی مضمون نہیں ہے — یہ ایک مہارت اور قدرتی انسانی صلاحیت ہے**۔ یہ سادہ مگر طاقتور سچائی اکثر نظرانداز کر دی جاتی ہے، جیسے ہم سکولوں میں انگریزی پڑھاتے ہیں۔

زبان سیکھنے کی قدرتی صلاحیت

ہر بچہ، چاہے اس کا پس منظر کچھ بھی ہو، کم از کم ایک زبان روانی سے سیکھ لیتا ہے — بغیر کسی باقاعدہ اسباق، گرامر کی کتابوں یا تحریری امتحانات کے۔ پنجاب میں پلنے والا بچہ پنجابی بولتا ہے، اسکول میں باآسانی اردو میں بات کرتا ہے، اور اپنے خاندان میں سے ہی سرائیکی کے جملے بھی سیکھ لیتا ہے۔ **یہ زبان سیکھنے کا ایک قدرتی عمل ہے**، اور یہ اس لیے ہوتا ہے کیونکہ بچہ ایک **بامعنی، جذباتی اور سماجی ماحول** میں پوری طرح مگن ہوتا ہے۔

اگر ایک بچہ صرف سننے اور ماحول میں رہنے سے اردو یا پنجابی روانی سے سیکھ سکتا ہے، **تو وہی بچہ انگریزی میں کیوں جدوجہد کرتا ہے؟** مسئلہ بچے کی صلاحیت میں نہیں ہے: **مسئلہ انگریزی متعارف کرانے اور پڑھانے کے غیر فطری طریقے میں ہے۔**

انگریزی: ہمارے اسکولوں میں سب سے غلط سمجھا گیا مضمون

زیادہ تر کلاس رومز میں، انگریزی کو ایک زبان کے بجائے ایک تعلیمی مضمون کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ہم بے قاعدہ افعال (Irregular Verbs) کی فہرستیں رٹتے ہیں، نصابی کتابوں سے جملے نقل کرتے ہیں، اور اکثر پیراگراف کا مقصد سمجھے بغیر یا حقیقی زندگی میں ان کے استعمال کو جانے بغیر ان کا ترجمہ کرتے ہیں۔

نتیجہ؟ طلباء امتحانات تو پاس کر لیتے ہیں لیکن **اعتماد سے بولنے یا لکھنے میں مشکلات کا شکار رہتے ہیں**۔ یہاں تک کہ انگریزی میں اعلیٰ ڈگریاں رکھنے والے طلباء بھی گفتگو کے دوران ہچکچاتے ہیں۔ یہ ان کی ذہانت کی کمی نہیں ہے — **یہ طریقہ تدریس کی خرابی کی علامت ہے۔**

علی کی کہانی: زبان کی رکاوٹ کا ایک واقعہ

ملتان کا ایک ذہین طالب علم، علی، جس نے اپنے بورڈ کے امتحانات میں انگریزی میں ٹاپ کیا۔ تاہم، جب یونیورسٹی میں ایک غیر ملکی مہمان نے اس سے پوچھا، "مجھے لائبریری کہاں مل سکتی ہے؟"، علی تو جیسے بالکل منجمد ہو گیا۔ اس نے بعد میں کہا، "مجھے گرامر کے تمام اصول معلوم ہیں، لیکن جب مجھے ضرورت پڑتی ہے تو میری زبان ساتھ نہیں دیتی۔"

علی کی کہانی ایک عام کہانی ہے۔ اس کے پاس الفاظ یا گرامر کی کمی نہیں تھی بلکہ **اعتماد، ماحول اور انگریزی کو فطری طور پر بولنے کے جذباتی سکون کی کمی تھی**۔ اس نے انگریزی کے بارے میں سیکھا تھا، لیکن اس نے انگریزی میں سوچنا یا بولنا نہیں سیکھا تھا۔

غور و فکر کی مشق: زبان بطور قدرتی مہارت

یہ مشق اساتذہ، والدین یا طلباء کے لیے بنائی گئی ہے تاکہ وہ زبان سیکھنے کے بارے میں اپنے نقطہ نظر اور تجربات پر غور کریں۔

پہلا قدم: اپنے تجربے کو یاد کریں

- آپ کو پہلی بار کب احساس ہوا کہ آپ اپنی مادری زبان روانی سے بول سکتے ہیں؟

- کیا کسی نے آپ کو باقاعدہ طور پر یہ "سکھایا"، یا یہ فطری طور پر پروان چڑھی؟
- اب اس کا موازنہ اس طریقے سے کریں جس طرح آپ نے انگریزی سیکھی۔ دونوں میں بنیادی فرق کیا ہیں؟

دوسرا قدم: لکھنے کی مشق (Journal Prompt)

مندرجہ ذیل نکات پر غور کرنے کے لیے 10 منٹ نکالیں اور لکھیں:

- جب میں انگریزی میں بولنے کی کوشش کرتا ہوں تو مجھے کس چیز سے رکاوٹ یا خوف محسوس ہوتا ہے؟
- اگر میں انگریزی کو پاس کرنے والے امتحان کے بجائے اپنے اظہار کا ایک ذریعہ سمجھوں تو کیا ہوگا؟
- کس قسم کا ماحول مجھے زیادہ آزادی سے بولنے کے قابل بنائے گا؟

تیسرا قدم: خوف کے بغیر زبان

روزمرہ کا کوئی سادہ جملہ منتخب کریں جو آپ عام طور پر اپنی مادری زبان میں کہتے ہیں (مثال کے طور پر، "میں چائے بنانے جا رہا ہوں" یا "کیا آپ کھڑکی کھول سکتے ہیں؟")۔ اسے انگریزی میں زور سے بولیں۔ اگر آپ غلطی کرتے ہیں، تو مسکرائیں اور دوبارہ کوشش کریں۔ **دن میں پانچ بار ایسا کریں۔**

بچے کیسے سیکھتے ہیں—اور یہ ہمیں کیا سکھاتا ہے

ایک بچے کو گرائمر یا ہجے (Spelling) نہیں سکھائے جاتے۔ کوئی اس کے جملے کی ساخت کو درست نہیں کرتا۔ پھر بھی 3 سال کی عمر تک، بچہ اپنی مادری زبان میں مکمل جملے بول سکتا ہے۔ کیوں؟ **کیونکہ بچہ خود کو زبان میں غرق کر دیتا ہے**—اسے سنتا ہے، استعمال کرتا ہے، اور جذباتی طور پر اس سے جڑا ہوتا ہے۔

یہ ہمیں بتاتا ہے: **الفاظ سے زیادہ سیاق و سباق (Context) اہم ہے۔** ہدایات سے زیادہ جذبات اہم ہیں۔ زبان باہمی میل جول سے پروان چڑھتی ہے، گہری خاموشی میں رٹے بازی سے نہیں۔

انگریزی کلاس روم کی تشکیل نو

اگر ہم حقیقی معنوں میں چاہتے ہیں کہ بچے انگریزی میں روانی حاصل کریں، تو ہمیں صرف نصاب نہیں بلکہ **ماحول کو بدلنا ہوگا۔** یہ تبدیلی کچھ اس طرح نظر آئے گی:

- **شروعات سننے اور بولنے سے کریں، گرائمر کے اصولوں سے نہیں۔**
- کلاس رومز میں **"صرف انگریزی زونز" (English-only zones)** قائم کریں جہاں غلطیوں کو سیکھنے کے عمل کا حصہ سمجھ کر قبول کیا جائے۔
- زبان کے ساتھ جذباتی تعلق قائم کرنے کے لیے **کہانیوں، گانوں اور اداکاری (Role-playing)** کا استعمال کریں۔
- اساتذہ کو سکون اور روانی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، نہ کہ "غلط انگریزی" کے خوف کا۔
- **ساتھیوں کے ساتھ مل کر سیکھنے کی حوصلہ افزائی کریں**—معاشرتی ماحول میں زبان سب سے تیزی سے پروان چڑھتی ہے۔
- **درستگی پر معنی اور اظہار کو ترجیح دیں۔**

تدریسی سرگرمیوں کی تجاویز: رٹے سے لے کر ماحول میں ڈھلنے تک

ان سرگرمیوں کا مقصد انگریزی سیکھنے کے لیے ایک دلچسپ اور کم دباؤ والا ماحول فراہم کرنا ہے۔

سرگرمی 1: صرف انگریزی کا زون (روزانہ 30 منٹ)

- دن میں ایک خاص وقت مقرر کریں جب صرف انگریزی بولی جائے گی۔
- غلطیوں کی اصلاح نہیں کی جائے گی، صرف حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ توجہ کمال (perfection) پر نہیں بلکہ اظہار پر ہے۔

سرگرمی 2: تمثیلی کردار کے منظرنامے (Role Play Scenarios)

- طلباء سے حقیقی زندگی کے حالات کی اداکاری کروائیں: ریستوران میں آرڈر دینا، نئے دوست سے ملنا، راستہ پوچھنا وغیرہ۔
- انہیں اشاروں، ٹوٹے پھوٹے جملوں اور تخلیقی فقروں کا استعمال کرنے دیں۔
- اس کے بعد گروپ میں گفتگو کریں: "یہ کر کے کیسا محسوس ہوا؟"

سرگرمی 3: ذاتی کہانی کا وقت

- ہر طالب علم سے کہیں کہ وہ اپنی زندگی کی ایک مختصر کہانی بہت سادہ انگریزی میں سنائے۔
- مثال: "جب میری پنسل گم ہو گئی،" "میرا پہلا پالتو جانور،" "میں نے آج صبح کیا کھایا۔"
- درستگی پر توجہ دینے کے بجائے جذباتی شمولیت کو فروغ دیں۔

سرگرمی 4: گیت اور کہانیوں کے حلقے

- سب ٹائٹلز کے ساتھ انگریزی گانے یا مختصر تصویری کہانیاں استعمال کریں۔
- طلباء کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اہم جملے دہرائیں یا کہانی کے مناظر کو ادا کر کے دکھائیں۔

سرگرمی 5: جذبات کے ساتھ ترجمہ

- اردو یا علاقائی زبانوں میں مختصر، جذباتی جملے منتخب کریں اور طلباء سے کہیں کہ وہ اسی احساس کو انگریزی میں بیان کریں—ضروری نہیں کہ لفظ بہ لفظ ترجمہ ہو۔
- مثالیں:
  - "مجھے ڈر لگ رہا ہے" ← "I'm scared"
  - "واہ! کیا مزے کی بات ہے" ← "Wow! That's awesome!"
- انہیں اپنے ورژن خود بنانے دیں۔

اساتذہ اور والدین کے لیے آخری نوٹ

انگریزی کو تیراکی کی طرح سمجھیں: آپ بچوں کو پانی کے فارمولے یاد کروا کر تیراکی نہیں سکھاتے۔ **آپ انہیں سہارے کے ساتھ پانی میں اتارتے ہیں۔** یہی اصول زبان پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

مضمون سے مہارت تک: ایک نیا فکری زاویہ

انگریزی کو ڈر اور امتحانات کی زبان بننے سے روکنا ضروری ہے۔ اسے اظہار، تخلیقی صلاحیت اور رابطے کی زبان بننا چاہیے۔ **اگر ایک بچہ نصابی کتابوں کے بغیر اردو، پنجابی یا پشتو سیکھ سکتا ہے، تو وہ انگریزی بھی سیکھ سکتا ہے—اگر ہم زبان کو فطری طور پر پھلنے پھولنے دیں۔**

چیلنج انگریزی سیکھنا نہیں ہے۔ **چیلنج اس طریقے کو بھلانا ہے جس طرح ہم اسے پڑھاتے آئے ہیں۔**

اختتامی نقطہ

یہ پوچھنے کی بجائے کہ "ہمارے طلباء انگریزی کیوں نہیں بول سکتے ؟" ہمیں یہ پوچھنا چاہیے، "ہم ایک قدرتی مہارت کو ایک غیر فطری بوجھ کی طرح کیوں لے رہے ہیں؟" اگر ہم سوال بدل دیں، تو شاید ہم جواب بھی بدل دیں اور پر عتماد، اور دو زبانوں میں مہارت رکھنے والی ایک نئی نسل کو نشو نما دیں۔